مسلم اقتدار میں رہنے کے بعد معاہدۂ برلن (۱۸۷۸ء) کے تحت عثمانی بالادستی برقرار رکھتے ہوئے بلغاریہ اور صوبہ مشرقی رُملّیہ کے دو الگ الگ خودمختار علاقے وجود میں آئے۔ سات سال بعد مشرقی رُملّیہ کو دوبارہ بلغاریہ میں شامل کردیاگیا۔ ۵ اکتوبر ۱۹۰۸ء کو بلغاریہ نے بادشاہت کے طورپر اپنی آزادی کا اعلان کیا اور بلقان کی جنگوں (۱۹۱۳ء) کے دوارن میں بلغاریہ کا تعلق خلافت عثمانیہ سے کاملًا ٹوٹ گیا۔ بلغاریہ کی جغرافیائی حدود میں پہلے جنگ عظیم اوّل میں تبدیلیاں آئیں اور پھر یہ جنگ عظیم دوم میں۔ ۱۹۴۴ء میں بلغاریہ روس کے قبضے میں آیااور ۱۵ ستمبر ۱۹۴۶ء کو بادشاہت کے خاتمےپر بلغاریہ کو "عوامی جمہوریہ" قرار دیاگیا۔

بلغاریہ تقریبًا ایک لاکھ گیارہ ہزارمربع کلومیٹر کے رقبے پر پھیلا ہواہے ۔ اس کے شمال میں رومانیہ، مشرق میں بحر اسود، جنوب میں ترکی اور یونان اور مغرب میں یوگوسلاویہ ہے۔ کل آبادی کا دو تہائی شہروں میں آباد ہےاور باقی ایک تہائی آبادی دیہاتی زندگی بسر کررہی ہے تاہم سرکاری اعدادوشمار کے مطابق شرح خواندگی سو فیصد ہے۔

جنگ عظیم دوم کے دوران میں بائیں بازو کے مختلف گروہوں نے مل کر فادر لینڈ فرنٹ(Fatherland Front) کی تشکیل کی۔ جن میں "بلغارین کمیونسٹ پارٹی" اور "بلغارین زرعی یونین" زیادہ نمایاں تھیں تاہم فادر لینڈ فرنٹ پر حقیقی کنٹرول بلغارین کمیونسٹ پارٹی کاتھا۔۱۹۴۶ء کے انتخابات میں اس نے اکثریت حاصل کی اور سال ڈیڑھ گزرنے پر حزب اختلاف کی جماعتوں پر پابندی لگادی گئی۔ ۱۹۴۷ء میں کمیونسٹ رہنما جارجی دیمتروف نے ملک کو آئین دیا جو ۱۸مئی ۱۹۷۱ء کو نیا آئین نافذ ہونے پر منسوخ ہوا۔ نئے آئین کے مطابق چارسو عوامی نمائندوں پر مشتمل یک ایوانی مقنّنہ(قومی اسمبلی) ہے۔ قومی اسمبلی کے ارکان میں سے کونسل آف اسٹیٹ چنی

جاتی ہے جس کا سربراہ ریاستی معاملات چلانے کا ذمہ دار ہوتاہے۔ جنگ عظیم دوم سے نومبر ۱۹۸۹ء تک فادرلینڈ فرنٹ واحد سیاسی جماعت کی حیثیت سے برسراقتدار رہا۔ تاریخی طور پر فادرلینڈ فرنٹ بظاہر دو جماعتوں " بلغارین کمیونسٹ پارٹی" اور "بلغارین زرعی یونین " پر مشتمل تھا تاہم حقیقی قوت ہمیشہ کمیونسٹ پارٹی کو حاصل رہی جس کا پالیسی ساز ادارہ پارٹی کا پولٹ بیورو تھا۔۱۹۸۱ء سے کمیونسٹ پارٹی کا جنرل سیکریٹری ٹوڈر ژیوکوف ، کونسل آف اسٹیٹ کاسربراہ چلاآتاتھا۔

خلافتِ عثمانیہ کا حصہ رہنے کے باعث بلغاریہ میں مسلمان آبادی کا اہم حصہ ہیں اور بلغاروی شہروں میں اسلامی آثاروقرائن جابجا ملتے ہیں۔ اگلے صفحات میں دیے گئے مضمون میں ان امور پر روشنی ڈالی گئی ہے کہ بلغاریہ کی مسلم اقلیت پر گذشتہ چند برسوں میں کیابیتی اور اب کیا صورت حال ہے۔